برما میں مسلمانوں کی نسل کشی اور مسلم امہ

حلیم عادل شیخ

ایک رپورٹ کے مطابق برما میں متعصب بدھ و ہندو تنظیمیں امدادی کیمپوں میں مسلمان متاثرین کو جان بخشی کیلئے شراب اور خنزیر کا گوشت کھانے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ برما کے میڈیا پر قدغن لگا دیا گیا ہے۔ ہزاروں مسلمان خواتین زیادتی کا شکار ہو چکی ہیں جن میں سیکڑوں خواتین میں اپنی عزت و آبرو بچانے کیلئے خود کو دریا کے سپرد کر دیا۔ 12 جون 2012ء سے لیکر اب تک قتل ہونے والے مسلمانوں کی تعداد 20 ہزار سے تجاوز کر چکی ہے جن میں سے تقریباً پانچ ہزار سے زائد مسلمان لاپتہ ہو چکے ہیں اور یہ سلسلہ تقریباً 70 سال سے ہو رہا ہے۔ برما میں چالیس لاکھ مسلمان رمضان المبارک میں اس انداز سے روزے رکھ رہے ہیں کہ انہیں اپنی جان و مال، عزت و آبرو کا خوف لاحق ہے۔ گھروں میں قرآن کریم سنانا ملک سے غداری اور سازش قرار دی جارہی ہے جس کی سزا قتل یا اغوا ہے۔ تقریباً 3 سو مساجد پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ مسلمانوں کو مرتد ہونے پر مجبور کیا جارہا ہے انکار پر ملک بدر یا پھر قتل کر دیا جاتا ہے۔ اس سے قبل 1942ء میں بھی ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا تھا جبکہ تین لاکھ مسلمانوں کو جبراً بنگلہ دیش بھیجا گیا۔ برما میں بدھ مت کی ''ماگھ نامی دہشت گرد تنظیم'' نے پورے علاقے کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لے رکھا ہے۔ 1942ء میں برمی مسلمانوں کی شہریت تک منسوخ کر دی گئی، وہاں کے قانون کے مطابق وہاں کے مسلمان کسی بھی پراپرٹی اور زمین کے مالک نہیں بن سکتے اور مسلمانوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی اجازت نہیں اور مسلمانوں کی نسل کشی کیلئے شادیوں پر عمر قید کی سزا رکھی گئی ہے۔ مذہب کی تبدیلی کیلئے زبردستی فارم بھروائے جارہے ہیں۔ ایک عرب جریدے کے مطابق متاثرہ علاقوں میں مسلمانوں کی 7 سو بستیاں مکمل جلی ہوئی ہیں جہاں انسانی زندگی کا نام و نشان تک باقی نہیں ہے۔

برما کے 90 ہزار بے گھر مسلمانوں کو جان و مال، عزت و آبرو کے بعد اب دین و مذہب کا خوف لاحق ہو چکا ہے۔ ہمارا او آئی سی، اقوام متحدہ، رابطہ عالم اسلامی اور مسلم ممالک کو برما میں اقلیتی مسلمانوں کے بہیمانہ قتل عام پر آنکھیں بند کرنے کی بجائے پرزور آواز اٹھانی چاہئے اور اس کے مثبت حل کیلئے انٹرنیشنل تحقیقاتی کمیشن قائم کیا جائے۔ بی بی سی کی ایک رپورٹ کے مطابق جون میں مغربی برما میں اپنی آنکھوں کے سامنے باپ کی ہلاکت دیکھنے والی زہرہ خاتون اب بھی صدمے سے چور ہے۔ بنگلہ دیش کے جنوبی مغربی شہر ٹیکناف کے ماہی گیروں کے ایک گاؤں میں جھونپڑی میں بیٹھی زہرہ نے اپنی غم داستان یوں بتائی کے میرے والد کو برما کے فوجیوں نے میری آنکھوں کے سامنے گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ہمارا پورا گاؤں تباہ کر دیا گیا۔ مجھے اب بھی پتہ نہیں ہے کہ میری ماں کا کیا ہوا۔ بی بی سی کے مطابق برمی مسلمان قتل ہوتے رہے اور فوج تماشہ دیکھتی رہی، بدھوں نے گاؤں کے گاؤں تباہ کر دیئے۔

30 سالہ زہرہ اپنی داستان سناتے ہوئے کئی بار رو پڑی۔ اس کا کہنا تھا کہ برما کے اکثریتی بدھوں اور اقلیتی مسلمانوں کے درمیان جھڑپوں کے دوران ان کے گاؤں پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں تقریباً 80 لوگ ہلاک ہوئے۔ برما میں جاری مسلمانوں کے خلاف پرتشدد کارروائیوں پر عالمی برادری، اسلامی ممالک اور مؤتمر عالم اسلامی کو ہنگامی بنیادوں پر او آئی سی بلانی چاہئے۔ عالمی ادارے اور انسانی حقوق کی علمبردار تنظیموں نے کانوں میں روئی ڈال کر تاریخ کا بدترین ظلم دیکھ رہے ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ بدترین مظالم پر یو این او کی خاموشی سے یہ بات ظاہر ہو رہی ہے کہ یہ اتنا بڑا ادارہ صرف اور صرف طاقتور قوتوں کے اشاروں پر ایکشن میں آتے ہیں۔ مسلم امہ کو اب آنکھیں کھولنی چاہئیں اور ایک ٹھوس اور مضبوط موقف اپنانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ برما میں بے گناہ مسلمانوں کا خون پانی کی طرح بہایا جارہا ہے۔